دعوت ولیمہ

اک روز ہم بھی دعوت اُڑانے چلے گئے
وعدہ جو کر لیا تھا نبھانے چلے گئے
بیگم کی بات ہم نہیں مانے چلے گئے
اور فیملی کے ساتھ میں کھانے چلے گئے
ٹائم کے ہیر پھیر نے سب کو سکھا دیا
کھانے کے انتظار نے ہم کو پکا دیا

آنتیں شکم میں کرنے لگی تھیں اتھل پتھل
میزوں پہ تھی سجی ہوئی ہر چیز بر محل
بریانی قورمہ وہیں روٹی اغل بغل
چٹنی اچار رائتہ اور چاٹ کے تھے پھل
اسٹال میں سجی ہوئی ہر شے عظیم تھی
کافی تھی کولڈرنک تھی آئس کریم تھی

کھانا شروع کرنے کا اعلان جب کیا
ہر سمت جیسے حشر کا عالم ہوا بپا
کیسی سلاد کس کا اچار اور رائتہ
اک شخص نے پلیٹ میں ڈونگا پلٹ لیا
ہم یوں بھٹک رہے تھے کہ جیسے حقیر ہوں
خالی پلیٹ ساتھ تھی جیسے فقیر ہوں

بیگم سے تھا بلند کوئی قد میں پست تھا
فرہاد کا چچا کوئی مجنوں پرست تھا
جوشِ شباب میں کوئی مغرور و مست تھا
اتنا ضعیف کوئی کہ لاٹھی بدست تھا
بھگدڑ میں کون دیتا بھلا پھر کسی کا ساتھ
ڈونگا کسی کے ہاتھ تھا چمچہ کسی کے ہاتھ

کچھ عورتوں کے ساتھ میں بچّے تھے چلبلے
کس باپ کے سپوت تھے کس گود کے پلے
نو دس برس کے سن میں یہ ہمت یہ ولولے
کس کی مجال ان سے کوئی ڈونگا چھین لے
مرغے کی ٹانگ پھینک دی آدھی چچوڑ کر
بریانی پر جھپٹ پڑے روٹی کو چھوڑ کر

کوئی تو تھا کباب کے پیچھے پڑا ہوا
مرغے کی ٹانگ لینے پہ کوئی اڑا ہوا
ڈش کے قریب کوئی تھا ایسے کھڑا ہوا
کھمبے کی طرح جیسے زمیں میں گڑا ہوا
بریانی کی طلب میں بھٹکتا ہوا کوئی
بوٹی بنا چبائے سٹکتا ہوا کوئی

آئے کباب سیخ تو ہتھیا گیا کوئی
پلّے پڑا نہ کچھ بھی تو جھلّا گیا کوئی
چٹنی سمجھ کے سونٹھ وہاں کھا گیا کوئی
اور رائتے کو کھیر میں اوندھا گیا کوئی
کوئی تو لے رہا تھا مزا رس ملائی کا
تھپّڑ کسی نے کھا لیا دستِ حنائی کا

پہلے تو ہم بھٹکتے رہے بس اِدھر اُدھر
شرم و حیا کو رکھ دیا پھر ہم نے طاق پر
ٹیبل پہ پہنچے مجمع کو جب چیر پھاڑ کر
ڈونگا اُٹھا کے ڈالی جو اس پہ ذرا نظر
اس میں نہ شوربہ نہ ہی بوٹی دکھائی دی
خالی پلیٹ بھوک میں روٹی دکھائی دی

نشتر امروہوی
595، جنتا فلیٹس، جی ٹی بی انکلیو
دلشاد گارڈن، دہلی۔110093

دیسی مرغی

کالو کی مرغی دیسی ہے
سچ بولو بچو کیسی ہے

اس کی مرغی تو کالی ہے
دانے کا برتن خالی ہے

انڈے وہ چھوٹے دیتی ہے
اپنے ڈربے میں رہتی ہے

جب مرغی انڈے پر بیٹھے
انڈے سے نکلے تب چوزے

بچے اس کے چوں چوں کرتے
دانہ چگتے پانی پیتے

کوّا سے بچے کو بچائے
دیکھو! کتنا شور مچائے

بچو! دو پیروں پر دوڑے
تنہا بچے نہ اپنے چھوڑے

مرغی بھی ایک پرندہ ہے
روزی کا اچھا دھندہ ہے

دیسی مرغی کیا ملتی ہے
اب گاؤں میں ہی پلتی ہے

اشتیاق احمد راشد
3 پی ایم بستی، سیکنڈ بائی لین
شیب پور، ہوڑہ